OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.*

ISSN (Print): 2664-1178
ISSN (Online): 2664-1186
July-Dec-2022
Vol: 6, Issue: 2
altabyeen@ais.uol.edu.pk**Email:**
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

Water Scarcity Problem in Pakistan – Guidance from the Holy Quran and Seerat-e-Tayyaba SAW

پاکستان میں پانی کی قلت کا مسئلہ، قرآن مجید اور سیرت طیبہؐ سے رہنمائی

Hafiz Intizar Ahmed
Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Okara.
Dr. Gulzar Ahmed
Lecturer, Department of Urdu, Beacon House, Liberty Campus, Lahore.

ABSTRACT

The best mode of being grateful for an invaluable bliss like water is to refrain from wasting it. A large population of the modern-day world is deprived from clean water. Consequently, owing to consumption of contaminated water, diseases and deaths resulting from related causes are common particularly among developing and under-developed nations. According to global statistics, there is a growing shortage of clean water worldwide. There are many reasons for water scarcity around the world such as global warming, increasing demand for water and decrease in rainfall, and depletion of ground water etc. According to a survey, humans have extracted a huge amount of underground water. Water is a great blessing given by Allah. Not only does the life of every living being depend on it, but it is also the source of many of our vital daily needs. We must all be grateful for this blessing.

Keywords: Water Scarcity; Global warming, humanity, ideology, Hydro power

ہر جاندار کی زندگی کا انحصار پانی پر ہے جو ضروریات زندگی کے لیے بہت اہم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ﴾[1]

پانی جیسی نعمت پر شکر گزاری کا رویہ یہی ہے کہ اس کو ضائع نہ کیا جائے۔ اس وقت دنیا میں انسانوں کی کثیر تعداد صاف پانی سے محروم ہے اور آلودہ پانی کے استعمال کی وجہ سے ان میں بیماریاں اور اموات عام ہیں۔ عالمی اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں صاف پانی کی قلت پائی جاتی ہے:

- دنیا میں 1.1 بلین افراد جو دنیا کی کل آبادی کا چھٹا حصہ ہیں کو صاف پانی تک رسائی نہیں۔
- ایک اندازے کے مطابق 2030ء تک دنیا کی آدھی آبادی پانی کی کمی کا شکار ہو جائے گی۔
- آلودہ پانی کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی وجہ سے دنیا میں ہر 20 سکینڈ میں ایک بچہ ہلاک ہو جاتا ہے۔
- پوری دنیا کے ہسپتالوں میں مریضوں کی آدھی تعداد کا سبب آلودہ پانی کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض ہیں۔

دنیا بھر میں پانی کی قلت کی کئی وجوہات ہیں مثلاً بارشوں کا کم ہونا، گلوبل وارمنگ، پانی کی بڑھتی ہوئی مانگ اور زیر زمین پانی کی مقدار کا کم ہونا وغیرہ۔ ایک سروے کے مطابق انسانوں نے زیر زمین پانی کی بہت بھاری مقدار نکال لی ہے وغیرہ

دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں پانی کی قلت کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ ہم پانی کی فراہمی کے لیے گلیشئرز کے پگھلنے اور مون سون کی بارشوں پر انحصار کرتے ہیں۔ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق پاکستان 1992ء سے ہی پانی کی

---

[1] ۔ الواقعہ56 : 68۔ 70
Al wāqiᾱ,56:68-70

کمی کا شکار ہے جب کہ اس وقت ایک شخص کو سالانہ 1700 کیوبک میٹر پانی فراہم تھا۔ 2003ء تک پانی کی یہ فراہمی کم ہو کر 1200 کیوبک میٹر رہ گئی ہے۔ فراہمی آب کے ماہرین کے اندازہ کے مطابق 2025ء تک یہ مقدار کم ہو کر 855 کیوبک میٹر رہ جائے گی۔ موجودہ صورت حال میں نعمت عظمیٰ کی حفاظت کے لیے ہمیں کیا اقدامات اٹھانے ہوں گے۔ مقالہ ہذا کی روشنی میں ان پر تفصیل سے قرآن و سنت کے تناظر میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ اس پر نہ صرف ہر جاندار کی زندگی کا انحصار ہے بلکہ یہ ہماری روزمرہ کی بہت سی اہم ضروریات پوری کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ ہم سب پر لازم ہے کہ اس نعمت کا شکر ادا کریں۔ کسی بھی نعمت کی شکر گزاری کے لیے ضروری ہے کہ دل میں نعمت کا اعتراف ہو، زبان سے اس کا اظہار ہو اور اسے اللہ کی اطاعت میں استعمال کیا جائے۔ شکر گزاری کرنے پر اللہ تعالیٰ نعمتوں میں اضافہ فرماتے ہیں جبکہ ناشکری نعمتوں کے زوال کا باعث بنتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ﴾[1]

”اور یاد رکھو، تمہارے رب نے خبر دار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر دنیا بھر میں صاف پانی کی قلت:

- دنیا میں 1.1 بلین افراد جو دنیا کی کل آبادی کا چھٹا حصہ ہیں کو صاف پانی تک رسائی نہیں۔
- ایک اندازے کے مطابق 2030ء تک دنیا کی آدھی آبادی پانی کی کمی کا شکار ہو جائے گی۔
- آلودہ پانی کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی وجہ سے دنیا میں ہر 20 سکینڈ میں ایک بچہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

[1] ابراہیم 7:14
Ibrāheem,14:7

- پوری دنیا کے ہسپتالوں میں مریضوں کی آدھی تعداد کا سبب آلودہ پانی کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض ہیں۔

قلت کی وجوہات:

دنیا بھر میں پانی کی قلت کی کئی وجوہات ہیں مثلاً بارشوں کا کم ہونا، گلوبل وارمنگ، پانی کی بڑھتی ہوئی مانگ اور زیر زمین پانی کی مقدار کا کم ہونا وغیرہ۔ ایک سروے کے مطابق انسانوں نے زیر زمین پانی کی بہت بھاری مقدار نکال لی ہے۔ ٹیکساس اور نیو میکسیکو میں زیر زمین پانی کے مکمل خشک ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے اور امریکا کے شمالی صوبوں میں زیر زمین پانی کی مقدار سالانہ کے حساب سے 24 فٹ نیچے جارہی ہے پوری دنیا کو پانی کی کمی کا سامنا ہے۔ پانی ذخیرہ کرنے کے ذرائع جیسے ڈیم اور نہریں وغیرہ بھی اس کا حل نہیں۔

پاکستان میں پانی کی قلت:

دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں پانی کی قلت کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ ہم پانی کی فراہمی کے لیے گلیشئرز کے پگھلنے اور مون سون کی بارشوں پر انحصار کرتے ہیں۔ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق پاکستان 1992ء سے ہی پانی کی کمی کا شکار ہے جب کہ اس وقت ایک شخص کو سالانہ 1700 کیوبک میٹر پانی فراہم تھا۔ 2003ء تک پانی کی یہ فراہمی کم ہو کر 1200 کیوبک میٹر رہ گئی ہے۔ فراہمی آب کے ماہرین کے اندازہ کے مطابق آئندہ چند سالوں میں تک یہ مقدار کم ہو کر 855 کیوبک میٹر رہ جائے گی۔[1]

مشکل کا حل:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانی کے استعمال کے بارے میں بھی رہنمائی دی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ وضو کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ کیا اسراف ہے؟ انہوں نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اگرچہ تم بہتے دریا پر ہو۔[2]

---

[1] ۔ مناظر احسن گیلانی، اسلامی معاشیات (کراچی :دار الاشاعت،س، س ن) ، ص:17
Munᾱzir Ahsᾱn Gᾱlᾱni,islᾱmi Moᾱshiᾱt (Krᾱchi: Dᾱrul Ishᾱᾱt),page:17

[2] محمد ناصر الدین البانی،السلسله الصحیحه(الریاض:مکتبه المعارف ، 1995)،رقم الحدیث :3292
Albᾱnī,nᾱsiruldin,Alsilslᾱtushihᾱ(,Alriᾱz:Muktbᾱ Almūᾱrif,1995),No:3292

خود نبی کریم ﷺ صرف ایک صاع (تقریباً اڑھائی لیٹر) پانی سے وضو سمیت غسل فرمالیا کرتے تھے۔[1]

اصل کام:

پانی جیسی عظیم نعمت کو لاپرواہی سے بے دریغ استعمال کر کے ضائع نہ کریں۔

طہارت کے لیے استعمال:

وضو کرتے وقت پانی کا نل ہلکا کھولیں، مسواک اور سر کا مسح کرتے وقت نل بند رکھیں اسی طرح غسل کرتے وقت ضرورت سے زیادہ پانی نہ بہائیں اور صابن یا شیمپو لگاتے وقت نل بند رکھیں۔ موسم سرما میں گرم پانی کے انتظار میں بہت سا ٹھنڈا پانی ضائع نہ کریں بلکہ اس پانی کو کسی برتن میں جمع کر لیں اور اسے برتن دھونے، کپڑے دھونے یا پودوں کو دینے کے لیے استعمال کر لیں۔

سبزیاں اور پھل دھونا:

سبزیاں، پھل یا گوشت نلکے کے نیچے دھونے کی بجائے برتن میں دھوئیں اور اس استعمال شدہ پانی کو پودوں وغیرہ کے لیے استعمال کریں۔

برتن اور کپڑے دھونا:

برتن اور کپڑے دھوتے وقت پانی کو ضرورت سے زائد بہانے سے پرہیز کریں، صابن لگاتے ہوئے نل بند رکھیں۔ واشنگ مشین کو چند کپڑے دھونے کے لیے استعمال نہ کریں بلکہ پورا لوڈ ڈالیں۔

صحن اور گاڑی کی دھلائی:

ہر روز صحن یا گاڑی دھونے سے پرہیز کریں نیز اس کام کے لیے پائپ استعمال نہ کریں۔

---

[1] مسلم بن حجاج ، الجامع الصحیح، کتاب الحیض،باب القدر المستحب من الماءفی غسل الجنابة :728
Muslim bin hujjaj,aljamiy alsahih,Kitᾱbul hᾱz ,Bᾱbῡl Qᾱdar Almusthib min almᾱ fi Gusliljnᾱbᾱh,No;728

پودوں کو پانی دینا:

پودوں اور لان میں پانی کھلا نہ چھوڑیں بلکہ اتنا ہی استعمال کریں جتنی ضرورت ہے۔

دیگر تدابیر:

پانی کی موٹر چلا کر بند کرنا نہ بھولیں، ٹپکتے ہوئے نلکے، ٹوٹے ہوئے پائپ اور فلش ٹینک پہلی فرصت میں مرمت کروائیں۔ گھر والوں خصوصاً بچوں اور ملازمین میں اور مساجد و دیگر اداروں میں بھی پانی بچانے کے شعور کو اجاگر کریں۔

پاکستان میں پانی کی بڑھتی ہوئی قلت پر آنے والی ایک رپورٹ کے بعد حال ہی میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے از خود نوٹس لیتے ہوئے حکومت کو حکم دیا کہ دیامیر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی تعمیر فوری شروع کی جائے اور اسی سلسلے میں انھوں نے عوام سے چندے کی اپیل بھی کی۔ اس مقصد کے لیے چیف جسٹس نے فنڈ بنانے کا حکم دیا اور 'دیامیر بھاشا اور مہمند ڈیم فنڈ 2018' کے نام سے قائم کیے گئے بینک اکاؤنٹ میں خود دس لاکھ روپے دیے۔[1]

دیامیر بھاشا اور مہمند ڈیم:

دیامیر بھاشا ڈیم کے قیام کا منصوبہ صدر پرویز مشرف کے دور میں پیش کیا گیا جو کہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات، گلگت بلتستان میں بھاشا کے مقام پر تعمیر ہونا ہے۔

لیکن متعدد بار تعمیر کا افتتاح ہونے کے باوجود فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ڈیم ابھی تک صرف ابتدائی مراحل میں ہے۔ 4500 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے والے ڈیم کے منصوبے کے آغاز پر اس کا تخمینہ 12 ارب ڈالر لگایا گیا تھا لیکن مختلف ماہرین کے مطابق اس ڈیم کی کل لاگت 18 سے 20 ارب ڈالر تک جاسکتی ہے۔

واضح رہے کہ دریاؤں کے تحفظ کی عالمی تنظیم انٹرنیشنل ریورز کے مطابق دنیا بھر میں بڑے ڈیم بنانے کا رجحان

---

[1]۔ مولوی محمد تقی امینی ، اسلام کا زرعی نظام (دہلی: ندوۃ المصنفین، 2003)،:106

Muhmmad TaqĪ aminĪ,islᾱm ka zrᾱey nzam,: (DehlĪ,Ndwᾱtul Mūsunnfeen, 2003),p:106

کم سے کم ہوتا جارہا ہے اور اس کی مختلف وجوہات میں سے ایک وجہ ڈیم کی تعمیر کے لیے لگائے گئے ابتدائی تخمینے میں مسلسل اضافہ ہونا ہے۔

حکومت پاکستان کو بھی دیامیر بھاشاڈیم کی تعمیر میں سب سے بڑی رکاوٹ سرمایے کی رہی جس کے لیے انھوں نے مختلف عالمی مالیاتی ادارے جیسے ورلڈ بینک، ایشین ڈویلپمینٹ بینک، آغا خان فاؤنڈیشن وغیرہ شامل ہیں لیکن ان تمام اداروں نے سرمایہ دینے سے معذرت کرلی اور اس کی وجہ ڈیم کی متنازع علاقے میں موجودگی بتائی۔

حکومتی اعلان کے مطابق پہلے مرحلے میں دیامیر بھاشاڈیم کے صرف پانی ذخیرہ کرنے کی سہولت پر کام ہوگا جبکہ بجلی بنانے والے سیکشن کی تعمیر میں مزید 744 ارب روپے درکار ہوں گے اور کل منصوبے کی تعمیر پر 1.4 کھرب روپے کی لاگت آسکتی ہے۔(1)

ڈیم کی تعمیر کے لیے زمین حاصل کرنے اور آبادکاری کا کام پہلے ہی شروع ہوچکا ہے اور اس مقصد کے لیے اب تک حکومت 58 ارب روپے خرچ کرچکی ہے جبکہ مزید 138 ارب روپے اسی سلسلے میں مختص کیے گئے ہیں۔

مہمند ڈیم ہائیڈروپاور پراجیکٹ:

یہ ڈیم قبائلی علاقے مہمند ایجنسی میں دریائے سوات پر بنایا جائے گا۔ واپڈا کی دی گئی معلومات کے مطابق اس ڈیم کی تعمیر 2012 میں شروع ہونا تھی اور اسے 2016 میں مکمل ہونا تھا لیکن ابھی تک صرف پی سی ون ہی مکمل ہوا ہے۔ اس ڈیم کی تعمیر سے 800 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی اور 12 لاکھ ایکٹر سے زائد پانی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ ڈیم کی پی سی ون کی لاگت 93 کروڑ روپے تھی جس میں امدادی ادارہ بھی رقم دے گا۔

’دنیا میں کسی ملک نے ایسے منصوبے پر کام شروع نہیں کیا جس کی مالیت اس ملک کی مجموعی قومی پیداوار کے تقریباً دس فیصد حصے کے برابر ہو۔‘

پانی کے امور کے ماہر حسن عباس نے بھی بی بی سی سے گفتگو میں کہا کہ ان کی معلومات کے مطابق دنیا میں کہیں بھی اتنا بڑا منصوبہ چندے کی مدد سے تعمیر نہیں کیا گیا ہے اور ان منصوبوں کے لیے عالمی مالیاتی اداروں سے

1۔ سہ ماہی زندگی، دہلی، (2002ء)، ص 49

Sehmᾱhī Zindgī,Dehlī,(2002),p:49

قرضے لیے جاتے ہیں۔[1]

دیامیر بھاشا ڈیم جیسے منصوبے کے لیے اگر آپ پاکستان کے تمام شہری، بشمول نوزائیدہ بچے، اگر اس فنڈ کے لیے 30000 روپے دیں تو شاید کچھ بات بنے۔ لیکن کیا ہمارے ملک میں اوسط تنخواہ اتنی ہے؟ اس فنڈ بنانے کا خیال ناقابلِ عمل لگتا ہے۔ ماحولیاتی امور کے ماہر وکیل رافع عالم نے بھی بی بی سی کو بتایا کہ ان کی معلومات میں پاکستان میں آج تک ایسا کوئی ڈیم تعمیر نہیں ہوا ہے جس کے لیے عوام سے چندہ لیا گیا ہو۔ لیکن حصار فاؤنڈیشن سے وابستہ ماہر معاشیات ڈاکٹر پرویز عامر نے بی بی سی کو بتایا کہ سپریم کورٹ کی جانب سے قائم کیے گئے فنڈ سے ڈیمز کی تعمیر کی کل لاگت کا بمشکل پانچ فیصد حصہ جمع ہو سکتا ہے۔ اگر سپریم کورٹ بونڈ جاری کر دے تو مالیاتی اداروں کے ساتھ مل کر فنانشل منصوبہ بنایا جا سکتا ہے اور اس کی مدد سے زیادہ رقم حاصل ہو سکتی ہے۔

پانی ذخیرہ کرنے کے اہلیت اور پانی کا ضیاع:

پاکستان میں 15 میٹر سے زیادہ بلند ڈیموں کی تعداد 150 ہے جس میں تربیلا اور منگلا سب سے پرانے ہیں جو کہ بالترتیب 1974 اور 1967 میں مکمل ہوئے تھے۔

حال ہی میں انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) کی جانب سے کہا گیا تھا کہ تربیلا ڈیم 'ڈیڈ لیول' پر پہنچ گیا ہے جبکہ منگلا ڈیم میں اب صرف آٹھ لاکھ ایکڑ فیٹ پانی رہ گیا ہے۔ ارسا نے مزید کہا کہ اگر ملک میں مون سون کی بارشیں نہیں ہوتیں تو پانی کا بحران مزید بڑھ جائے گا۔

دوسری جانب آئی ایم ایف، یو این ڈی پی اور دیگر اداروں کی اسی سال آنے والی مختلف رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں پانی کا بحران تیزی سے بڑھتا جارہا ہے اور 2040 تک پاکستان خطے کا سب سے کم پانی والا ملک بن سکتا ہے۔ پاکستان دنیا میں سب سے زیادہ پانی استعمال کرنے والے ممالک کی فہرست میں چوتھے نمبر پر ہے اور پورے ملک میں پانی ذخیرہ کرنے کے صرف دو بڑے ذرائع ہیں جن کی مدد سے محض 30 دن کا پانی جمع کیا جا سکتا ہے۔

ارسا کے مطابق پاکستان میں بارشوں سے ہر سال تقریباً 145 ملین ایکڑ فِٹ پانی آتا ہے لیکن ذخیرہ کرنے کی

---

[1]۔ خدا بخش، مظفر حسین، ہماری زراعت، 42

Khūdā bakhash,Hmārī Zrāāt,:42

سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے صرف 13.7 ملین ایکڑ فٹ پانی بچایا جا سکتا ہے۔[1]

گذشتہ سال ارسا نے سینیٹ میں بتایا تھا کہ پانی کے ذخائر نہ ہونے کی وجہ سے پاکستان میں ہر سال 21 ارب روپے مالیت کا پانی ضائع ہو جاتا ہے اور جتنا پانی سمندر میں جاتا ہے اسے بچانے کے لیے منگلا ڈیم کے حجم جتنے تین اور ڈیم کی ضرورت ہوگی۔ اس کے علاوہ پانی کے ضیاع کی چند بڑی وجوہات میں موسمی حالات کی تبدیلی اور بارشوں کی کمی، تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور پانی بچانے کے انتہائی ناقص ذرائع ہیں۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں پانی کے غیر ذمہ دارانہ استعمال سے بھی بڑی تعداد میں پانی کا ضیاع ہوتا ہے۔

پاکستان میں آبی قلت، کیا کوئی حل ہے؟

ایک ایسے وقت میں جب پاکستان میں سیاست دانوں اور ذرائع ابلاغ کی توجہ آنے والے انتخابات اور سیاسی مسائل پر مرکوز ہے، ملک کے آبی ماہرین پانی کی قلت پر پریشان ہیں اور اس کے حل کے طریقے سوچ رہے ہیں۔

کئی بین الاقوامی اداروں کے مطابق پاکستان تیزی سے ایک ایسی صورتِ حال کی طرف بڑھ رہا ہے، جہاں آنے والے وقتوں میں اسے شدید پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کچھ ماہرین کے خیال میں پاکستان آنے والے سات برسوں میں پانی کی شدید قلت کا شکار ہو سکتا ہے۔ کئی آبی ماہرین کا خیال ہے کہ حکومت کی طرف سے اس مسئلے کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا۔ اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے توانائی اور آبی امور کے ماہر جہانزیب مراد کے مطابق اگر ہم نے فوری اقدامات نہ کئے تو مستقبل میں ہم تباہی سے دوچار ہو سکتے ہیں۔

کیا پاکستان شدید آبی قلت کا شکار ہونے جا رہا ہے؟

پانی کو ذخیرہ کرنے والے ڈیموں کی استعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ صرف ہم نے ایک ڈیم کی گنجائش کو بڑھانے کی کوشش کی ہے لیکن ہم نئے ڈیموں کے بارے میں نہیں سوچ رہے۔ کالا باغ ڈیم کو ہم نے سیاست کی نظر کر دیا ہے جب کہ بھاشا ڈیم میں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے اس کے باوجود بھی ہم اس ڈیم کو نہیں بنا رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ڈیم نہ بننے سے سب سے زیادہ نقصان سندھ اور جنوبی پنجاب کو ہوگا اور سندھ سے ہی سب سے زیادہ

---

[1] ۔ خدا بخش، مظفر حسین، ہماری زراعت، 57
Khudᾱ Bakhash,Hmarī Zrᾱᾱt,p:57

ڈیم کی مخالفت کی جاتی ہے۔ ہمیں اس مسئلے پر سب سے پہلے ایک بیانیہ تیار کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم لوگوں کو اس حوالے سے آگاہی دے سکیں اور پانی ذخیرہ کرنے کے منصوبے بھی شروع کر سکیں۔[1]

عالمی یوم آب: آلودہ پانی پاکستان میں بھی ایک بڑا مسئلہ

بلین ٹری جیسے کئی منصوبے ہمیں شروع کرنے پڑیں گے لیکن ان منصوبوں کے نتائج فوری طور پر نہیں آئیں گے۔ فوری طور پر تو ہمیں ڈیمز بنانے کی ضرورت ہے۔ دیامر بھاشا ڈیم اس لئے بنایا نہیں جارہا کیونکہ اس میں ممکنہ طور پر بارہ برس لگیں گے جب کہ کوئی بھی حکومت پانچ سال سے آگے سوچنا نہیں چاہتی۔ اس معاملے میں ہمیں قومی مفادات کو پیشِ نظر رکھ کر سوچنا ہوگا۔

کیا پاکستان کو سیلابی نقصانات سے بچایا جاسکتا ہے؟

پاکستان میں بارش کا پیٹرن بہت مختلف ہے اور اب اس پیٹرن کے ساتھ گلوبل وارمنگ کا مسئلہ بھی سنگین ہوتا جارہا، جس کی وجہ سے پاکستان سمیت کئی ترقی پذیر ممالک متاثر ہو رہے ہیں، "مسئلہ یہ ہے کہ یورپی ممالک کے برعکس ہمارے ہاں مختصر مدت کے لئے زیادہ بارش ہوتی ہے، جو صحیح طرح زیرزمین جذب نہیں ہوتی اور چونکہ ہمارے پانی جمع کرنے کے ذخائر بھی کم ہیں۔ اس لئے ہم اس پانی کا ذخیرہ بھی نہیں کرپاتے جس کی وجہ سے یہ پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ بڑے ڈیموں کو تعمیر کرنے کے لئے پہلے ہمیں بہت سے سیاسی مسائل سے لڑنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں گوٹھ اور دیہات کی سطح پر چھوٹے اسٹوریج ٹینک بنانے چاہیں، جس سے نہ صرف پانی جمع ہو گا بلکہ زیر زمین پانی کی سطح بھی بلند ہو گی، جو بلوچستان سمیت کئی علاقوں میں خطرناک حد تک نیچے جاچکی ہے۔ ہمیں سیلابی نہریں بنانی چاہیں اور اگر مون سون کے دور میں بارش بہت زیادہ ہو اور سیلابی شکل اختیار کرلے تو ان سیلابی نہروں کے ذریعے ایک طرف ہم اپنی فصلوں کو تباہ ہونے سے بچاسکتے ہیں اور دوسری طرف ان نہروں کی بدولت بھی زیر زمین پانی کی سطح کو بلند کیا جاسکتا ہے۔"

زرعی ملک ہونے کے ناطے پانی کی بوند بوند پاکستان کیلئے اہم ہے لیکن یہاں تو پانی کی قلت خطرناک حد تک پہنچ چکی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی، شہروں کی طرف نقل مکانی، موسمیاتی تبدیلیوں اور حکومتوں کی کوتاہیوں نے

---

1 -http://urdusite.coudaccess.host/?page_id+15

پاکستان کو پانی کی شدید قلت کے شکار 33 ممالک کی طرف دھکیل دیا ہے۔

پاکستان میں سالانہ 500 ملی میٹر جبکہ بھارت میں 1000 ملی میٹر بارش ہوتی ہے۔ پاکستان میں شہریوں کو فی کس 1017 کیوبک میٹر جبکہ بھارت میں 1600 کیوبک میٹر پانی دستیاب ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت اور افغانستان کے آبی منصوبے پاکستان کیلئے خطرناک ہیں۔ پاکستانی دریاؤں چناب اور جہلم پر بھارت نے بگلیہار اور کشن گنگا جیسے ڈیم بنا لیئے جبکہ افغانستان دریائے کابل پر ہائیڈرو پاور منصوبے تعمیر کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بنک کی رپورٹ کا کہنا ہے کہ 2030 تک پاکستان پانی کی شدید قلت والے 33 ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے گا۔

بد قسمتی یہ ہے کہ پاکستان آج تک اپنی واٹر پالیسی کا اعلان نہیں کر سکا۔ پہلی واٹر پالیسی کا مسودہ 2003 میں تیار کیا گیا جو تا حال مشترکہ مفادات کونسل کی منظوری کا منتظر ہے۔[1]

دوسری جانب دیامر بھاشا ڈیم کی لاگت میں بھی ریکارڈ اضافے کا انکشاف ہوا ہے۔ دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیر کا آغاز تو درکنار، منصوبے کیلئے زمین کی خریداری کا کام بھی مکمل نہ ہو سکا۔ ڈیم کی تعمیری لاگت میں 506 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔ تعمیری لاگت 894 سے بڑھ کر 1400 ارب ہو گئی۔ دیامر بھاشا ڈیم 2021 میں مکمل ہونا تھا تاہم غیر ملکی فنڈنگ کا انتظام نہ ہونے سے منصوبہ تاخیر کا شکار ہے۔

اس حوالے سے ارسا کے ڈائریکٹر آپریشنز خالد رانا نے وائس آف امریکہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پانی کے حوالے سے صورتحال اس رپورٹ سے بھی زیادہ تشویشناک ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اگر ہم توانائی بحران سے نکل بھی گئے تو خوراک کے بحران کی طرف جا رہے ہیں جس سے نکلنا بہت مشکل ہو گا۔

خالد رانا کا کہنا تھا کہ ہمارے دریاؤں میں 144 ملین ہیکٹر فٹ پانی آتا ہے جس میں سے صرف 13.8 ملین ہیکٹر فٹ پانی ذخیرہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں گزشتہ سالوں میں آنے والے سیلابوں کی وجہ سے 38 ارب ڈالر کے نقصانات ہوئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے پانی کے ذخائر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتے جا رہے ہیں جن کیلئے جنگی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔[2]

---

[1]۔ زراعت-وسائل، مسائل اور مستقبل –(ایک جامع جائزہ)،3

Zrααt, wsiel msiel ur Mūsaqbil(iek jieza)p:3

[2]۔ چوہدری محمد شفیع گل ،زرعی ہدایات برائے لاہور ریجن، (لاہور :بیورو ایگریکلچر انفارمیشن) ، 295

پاکستان میں پانی کی قلت دور کرنے کے منصوبے:

پاکستان میں پانی کی کمی کے مسئلہ پر قابو پانے اور آبی ذخائر اور پانی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مختصر، درمیانی اور طویل المدتی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ 2013ء کے بعد پن بجلی کے منصوبوں کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ فی الوقت پانی سے تقریباً 7 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ دیامیر بھاشا، داسو ہائیڈرو پاور پروجیکٹ، نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پروجیکٹ سے تقریباً 98 سو میگاواٹ بجلی حاصل ہونے کی توقع ہے۔

وزارت آبی وسائل کے ذرائع کے مطابق ملک کی 60 فیصد آبادی زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے جس کی وجہ سے پانی کی طلب میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ 3 فیصد پینے کا صاف پانی ہے جس میں 70 فیصد پانی گلیشیئر سے آتا ہے۔ 24 فیصد زیر زمین سے جبکہ ایک فیصد دریاوں اور ندیوں سے آتا ہے۔ 1979 میں اوسط پانی 183 ملین ایکڑ فٹ تھا جبکہ اب 145 ملین ایکڑ فٹ پر پہنچ گیا ہے۔ پاکستان ان 15 ممالک میں شامل ہے جن کو پانی کی کمی کا خطرہ لاحق ہے۔ ذرائع کے مطابق کل پانی کا 90 فیصد آبپاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ اس میں 50 فیصد پانی فرسودہ کنوؤں کے نظام اور پانی چوری کی وجہ سے ضائع ہورہا ہے جس سے پانی کی قلت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

6 ہزار 919 میگاواٹ بجلی پانی سے پیدا کی جارہی ہے۔ پانی کا ذخیرہ 18 ملین ایکڑ فٹ سے زائد کیا گیا ہے جس میں تربیلا ڈیم کی 6.17 ملین ایکڑ فٹ ہے۔ اب تک 25 ملین ایکڑ فٹ پانی ضائع ہورہا ہے جس کو ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں کل 155 ڈیم ہیں جن میں 30 دنوں کیلئے پانی ذخیرہ ہوسکتا ہے جو کہ 120 دن ہونا چاہئے۔

پانی کا ضیاع نہ رکا تو بحران دور نہیں ہو سکتا:

ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کی آبی ضروریات کے تناظر میں ماہرین اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ نہ صرف پانی کے ضیاع کو روکنے بلکہ اسے ذخیرہ کرنے کے لیے چھوٹے، درمیانے اور بڑے ڈیم بنانا بھی ضروری ہے۔ پاکستان میں حکومتی ذمہ داران کا کہنا ہے کہ اگر ملک میں پانی کے استعمال کے موجودہ طریقے کو تبدیل اور اس کے ضیاع کو نہ روکا گیا تو آبی بحران دور نہیں ہے۔

Gūll,chohdrī Muhammad Shafi,zrāi Hadāyyāt braye Lāhore reejān,bāwro (Lāhore :Egrculcher informeshn, ,2003),P:295

ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کی آبی ضروریات کے تناظر میں ماہرین اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ نہ صرف پانی کے ضیاع کو روکنے بلکہ اسے ذخیرہ کرنے کے لیے چھوٹے، درمیانے اور بڑے ڈیم بنانا بھی ضروری ہے۔[(1)]

سرکاری تحقیقاتی ادارے 'پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر ریسورسز' کے چیئرمین ڈاکٹر محمد اشرف نے وائس آف امریکہ سے ایک انٹرویو میں کہا کہ "اگر ہمارے پانی کے ذرائع وہی رہتے ہیں، ہمارا اسٹائل پانی کے استعمال کرنے کا وہی رہتا ہے، مس منیجمینٹ بھی وہی رہتی ہے، آبادی جیسے بڑھتی جارہی ہے تو ایک وقت آئے گا کہ یہ بحران ہو سکتا ہے۔

پانی کی قلت دور کرنے کے لیے ڈیم بنائے جائیں

پانی رب کائنات کی وہ عظیم تر نعمت ہے جو کہ تمام خلق خدا کے لئے آب حیات کا درجہ رکھتی ہے اس کے بغیر زندگی ناممکن ہے، سروے کے مطابق پاکستان 2025ء تک اس نعمت سے تقریباً محروم ہو جائے گا جس کی بنیادی وجہ پاکستان میں پانی کو محفوظ کرنے لے لئے ڈیمز کی کمی ہے اس کمی کی وجہ سے شائد پاکستان میں اندرون خانہ جنگ شروع ہو جائے جو سنگین صورتحال اختیار کر سکتی ہے۔[(2)]

پاکستان جو کہ ایک زرعی ملک ہے اور پاکستان کی معشیت کا 70 فیصد انحصار زراعت پر ہے مستقبل میں شدید بحران، خشک سالی اور قحط کا شکار ہو سکتا ہے جائزہ کے مطابق پاکستان میں پانی کی سطح 153 ملین فٹ فی ایکڑ جبکہ زیر زمین 24 ملین فٹ فی ایکڑ ہے 2030ء تک ملکی آبادی تقریباً 24 کروڑ تک پہنچ جائے گی جس کی وجہ سے ملک کو 31 ملین فٹ فی ایکڑ تک پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے چنانچہ ملک میں آنے والی قحط سالی سے نمٹنے کے لئے پاکستان میں ڈیمز بنانے نہایت ضروری ہو گئے ہیں کیونکہ ملک میں جو ڈیمز بنے ہوئے ہیں وہ ملکی پانی کی ضروریات پوری

---

[1]۔ امینی، اسلام کا زرعی نظام، 72

Amini,Islᾱm Ka Zrᾱee Nizam,p;72

[2]۔ ڈاکٹر ایوب گوہر، ترقی کیسے ممکن؟ سیاست، معیشت، جمہوری (لاہور: پبلیکیشنز، 2011ء)، 184

Gohar,Dr Ayūb, Traqī kasay mūmkin ?,Siasat,Mᾱeeshat,gamhoorī (Lᾱore: publicashnz ,2011),p;184

کرنے کے لئے کم ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

1. پاکستان میں پانی کی قلت کے مسئلہ کے حل کے لیے بنیادی بات یہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس کے ضیاع سے بچا جائے۔
2. پانی کو محفوظ بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں اور زیادہ سے زیادہ ڈیم تعمیر کیے جائیں۔
3. زرعی ضروریات کے پیش نظر پانی کو زیادہ سے زیادہ محفوظ بنانا ہو گا۔
4. اس پر جدید تحقیق کے لیے (Center of Excellence) قائم کرنا ہوں گے۔
5. ہائیڈرولوجی کو باقاعدہ تعلیمی نصاب کا حصہ بنانا چاہیے۔
6. انٹرنیشنل تکنیکی اداروں سے اشتراک کے ساتھ تربیتی پروگرام رکھے جائیں۔